الحاد اور اسلام

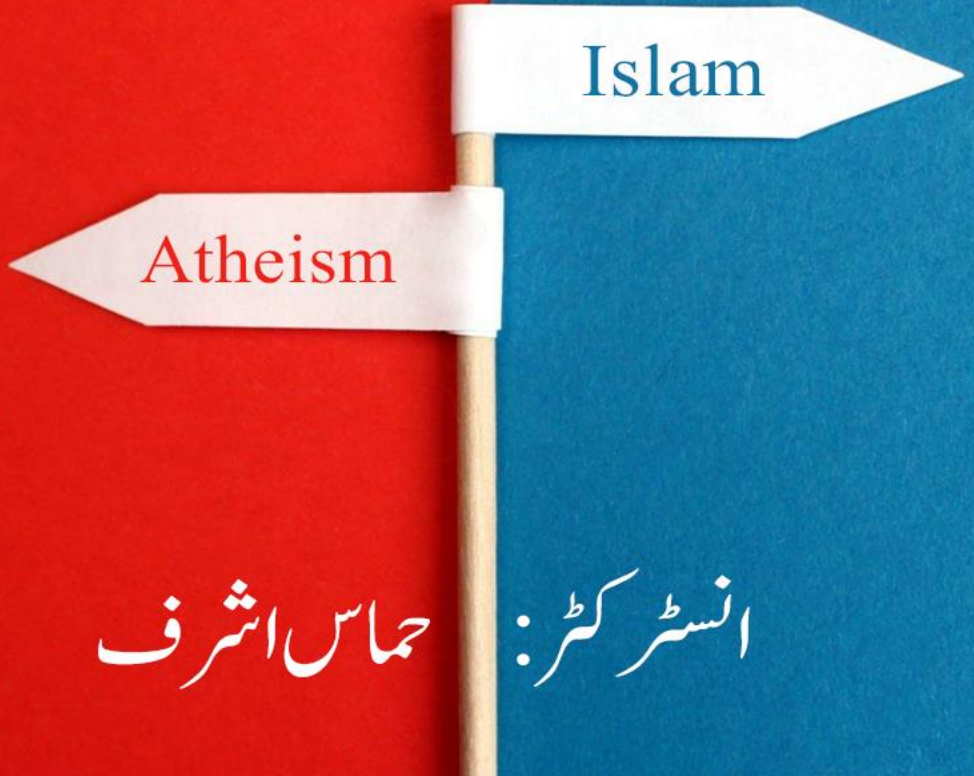

انسٹرکٹر: حماس اشرف

سائنس اور اسلام

سائنس اور مذہب

- تان کے مابین ایک بنیادی تنازعہ رہا ہے
- سیم ہیرس نے اپنی کتاب "End of Faith" میں مذہب کے خلاف دو بنیادی تجاویز پیش کی ہیں۔
- یہ مذہبی دہشت گردی/تشدد کو فروغ دیتا ہے
- یہ عقل کے خلاف ہے اور اس کی تجاویز کا کوئی ثبوت نہیں ہے
- سیم ہیرس کی پہلی تجویز بالکل غلط ہے، بلکہ اس کے برعکس سچ ہے۔
- (Watch: Is religion the cause of suffering throughout history?)
- سیم ہیرس کی دوسری بات بہت سے مذاہب کے لیے ان کے کچھ نظریات کی وجہ سے ایک تجویز کے طور پر درست ہو سکتی ہے، جیسے؛

سائنس اور مذہب

- تثلیث (trinity)کا عقیدہ
- یہودیوں کو نسلی برتری حاصل ہونا
- ہندوؤں کے انتہا کہ افسانے
- بدھ مت میں خالق کے تصور سے خالی اخلاقیات
- لیکن یہ تجویز اسلام کے لیے درست نہیں
- جیسا کہ اسلام بھی استدلال/دلیل کا مطالبہ کرتا ہے

سائنس اور مذہب

- قرآن کو برہان کہا گیا (واضح ثبوت، ہدایت)
- ۞ إِنَّ شَرَّ ٱلدَّوَآبِّ عِندَ ٱللَّهِ ٱلصُّمُّ ٱلْبُكْمُ ٱلَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ٢٢
- درحقیقت اللہ کے نزدیک بدترین مخلوق وہ ہیں جو جان بوجھ کر گونگے بہرے ہیں جو سمجھتے نہیں۔

سائنس اور اسلام

- اسلام میں قرآن عقلی سوچ اور تجزیہ کی طرف بلاتا ہے
- اس (اسلام) کے اصولوں کو جانچا جا سکتا ہے
- مثال: جیسے کہ اس کے سماجی پہلو (وہ بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچاتے ہیں، کسی نہ کسی طرح)
- سود کی ممانعت، وراثت کے احکام وغیرہ
- اسلام کا وقت کے ساتھ اور عملی طور پر مثبت تجربہ رہا ہے
- دوسرا پہلو ایمانیات ہے (ایمان کے ٦ مضامین)
- ان (ایمانیات) باتوں کے بھی ثبوت موجود ہیں لیکن مشہور خیال ہے کہ ان کا کوئی ثبوت نہیں

سائنس اور اسلام

- ایڈورڈ ایچ کاٹن: "مذہب حقیقت میں کچھ بھی ثابت نہیں کرتا۔نہ ہی فلسفہ - اس معنی میں جس میں آج انسانیت کو ثبوت کی ضرورت ہے۔ فلسفہ تحقیق اور تشریح کرتا ہے۔مذہب کا دعویٰ اور ایمان ہے“
- ایڈورڈ ایچ کاٹن تجربہ کار/مثبت پسند(empiricist/positivist) تحریک کا حصہ تھا
- لیکن اب اس سوچ میں کچھ تبدیلی آچکی ہے
- 1920 کے بعد ایٹم کے وجود،توانائی،اور لہر میکانکس وغیرہ کی قبولیت کی وجہ سے
- مسئلہ یہ ہے کہ مذہب کے منکرین آج بھی ان ہی خیالات پر قائم ہیں

سائنس اور ایمان میں حقیقت

- یہ ایک غلط فہمی ہے کہ سائنس میں اسلام/ایمان سے زیادہ حقیقت ہے۔
- ڈاکٹر پال نے ۱۹۹۲ میں شائع ہونے والی اپنی کتاب "Faith & Reason" میں یہ نظریہ رکھا
- بنیادی اصول یہ ہے کہ اس بات میں دو دعوے ہیں
- ایک: سائنس کا علم زیادہ حقیقت رکھتا ہے (چونکہ تجربات دہرائے جاتے ہیں اور قابل آزمائش ہوتے ہیں اس لیے جتنا زیادہ ان کو آزمایا اور دہرایا جاتا ہے وہ زیادہ حقیقی ہو جاتے ہیں) – یہ بات غلط
- دو: مذہب کو سائنس جیسی یقینی/حقیقی قدر میں نہیں رکھا جا سکتا – یہ بات غلط
- آیئے اس دعوے کا جائزہ لیتے ہیں

سائنس کی بنیاد

- سائنس کی بنیاددوبنیادی اصولوں پر منحصر ہے
- ایک: مشاہدات سے مفروضات(assumptions from observations)
- دو: تجربات(experiments)
- یہ دونوں ہی انسانی خطاؤں اور غلطیوں کا شکار ہو سکتے ہیں۔
- سائنس کیا ہے؟یہ ایک سائنسی طریقہ ہے
- مشاہدہ > مفروضہ > تجربہ > تجزیہ > نتیجہ /اختتامی انجام Observation > Hypothesis > Experimentation > Analysis > Conclusion/report result

سائنس کی بنیاد

- وہ صرف ایک اعلی "امکان کی حد(degree of probability)" حاصل کرتے ہیں (یہ آخری حد ہے جہاں تک جا سکتا ہے) یہ کبھی بھی "یقین/ حقیقت " کی سطح تک نہیں پہنچتا
- نتیجہ کبھی حتمی نہیں ہوتا
- یہ ہمیشہ اصلاح کے لیے اپنے دروازے کھلے رکھتا ہے (اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کی غلطیوں کی مسلسل نشاندہی ہوتی رہتی ہے)
- یہ کبھی شک سے خالی نہیں ہوتا
- حقیقی سائنسدان ہمیشہ اپنے نظریات "مطلق" یا "ناقابل تغیر" کے بجائے اس طرح پیش کرتے ہیں

Scientific Method

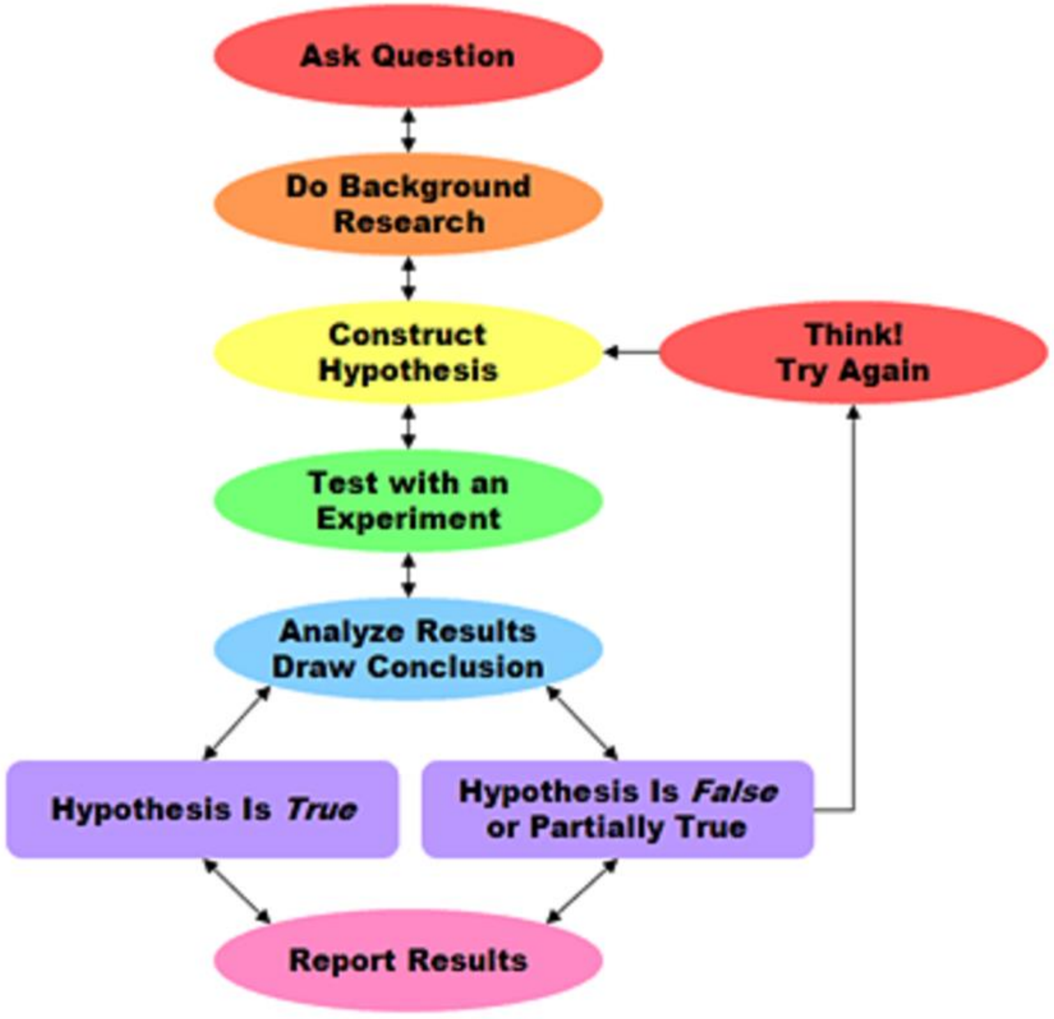

سائنس اور سائنسدانوں کی حقیقی تفہیم

- حقیقی سائنسدانوں نے ہمیشہ اپنے نتائج کو اس ہی انداز میں پیش کیا ہے کہ درحقیقت سائنس میں فکر اور ترقی کی یہی وجہ ہے
- فرانسیسی ماہر طبیعیات اور کئی کتابوں کے مصنف کارلو روویلی کہتے ہیں:
- "سائنس یقین/حقیقت کے بارے میں نہیں ہے۔ سائنس علم کی موجودہ سطح پر سوچ کا سب سے قابل اعتماد طریقہ تلاش کرنے کے بارے میں ہے۔ سائنس انتہائی قابل اعتماد ہے؛ یہ یقینی نہیں ہے۔ درحقیقت، نہ صرف یہ یقینی نہیں ہے، بلکہ یقین کی کمی ہے جو اس کی بنیاد ہے۔ سائنسی نظریات قابل اعتبار اس لیے نہیں ہیں کہ وہ یقینی ہیں، بلکہ اس لیے کہ وہ وہ ہیں جو ماضی کی تمام ممکنہ تنقیدوں سے بچ گئے ہیں، اور وہ سب سے زیادہ قابل اعتبار ہیں کیونکہ انھیں ہر ایک کی تنقید کے لیے میز پر رکھا گیا تھا۔"

سائنس اور سائنسدانوں کی حقیقی تفہیم

- کارل پوپر (وہ شخص جس نے فالسفکیشن (falsification) ٹیسٹ متعارف کرایا)
- مفروضوں اور قیاس آرائیوں کا ایک نظام اور ہم اسے "سچ"، "یقینی" یا "ممکنہ" بھی نہیں کہہ سکتے

"ایک عام غلط فہمی ہے کہ سائنس ایک غیر شخصی، غیر جانبدار، اور مکمل طور پر مقصدی ادارہ ہے۔ جہاں زیادہ تر دیگر انسانی سرگرمیوں پر فیشن، خواہش اور شخصیت کا غلبہ ہے، وہیں سائنس کو طریقہ کار کے متفقہ اصولوں اور سخت ٹیسٹس کے ذریعے محدود سمجھا جاتا ہے۔ یہ نتائج ہیں جو شمار کرتے ہیں، نہ کہ وہ لوگ جو انہیں پیدا کرتے ہیں۔ یہ یقیناً کھلی بکواس ہے۔ سائنس تمام انسانی کوششوں کی طرح لوگوں سے چلنے والی سرگرمی ہے، اور بالکل فیشن اور خواہش کے تابع۔

رچرڈ پی فینمین

(یہ امریکی نظریاتی طبیعیات دان ہیں، جو کوانٹم میکانکس کے انٹیگرل فارمولیشن، کوانٹم الیکٹروڈائنامکس کے نظریہ، سپر کولڈ مائع ہیلیم کی سپر فلوئڈیٹی کی فزکس کے ساتھ ساتھ پارٹیکل فزکس میں اپنے کام کے لیے جانے جاتے ہیں جس کے لیے انہوں نے پارٹن ماڈل تجویز کیا تھا)-

سائنسی طور پر ثابت شدہ

- "سائنسی طور پر ثابت" اصطلاح کا استعمال:
- یہ ایک بیجا استعمال شدہ اصطلاح ہے جو دراصل "سائنسی طریقہ" کے پیرامیٹرز (parameters) میں محدود ہے۔
- برائن ای کاکس (ایک مشہور طبیعیات دان physicist) کا دعویٰ ہے کہ فی الحال سائنس کائنات کا ۹۶ فیصد نہیں جانتی ہے
- جو اعلیٰ "امکان کی حد" سے زیادہ کچھ نہیں
- یا جو ہمیشہ بہتری کی گنجائش چھوڑتا ہے (اپنے ڈیزائن سے)
- قرآن اور اسلام کے دعوے کی طرح ۱۰۰٪ یقینی نہیں

سائنسی طور پر ثابت شدہ

- اسلام/قرآن اسی طرح جھوٹی چیز کی جانچ کرنے کا طریقہ دیتا ہے لیکن چونکہ اس نے وحی کے ذریعے سچائی کا دعویٰ کیا ہے:
- یہ 100% یقینی ہے جب تک کہ وہ اپنے کھلے چیلنج کے ذریعے رد نہ کیا جائے
- چیلنجز کیا ہیں؟
- تضادات کو تلاش کرنا
- اس جیسی ایک صورت لے کے آنا
- اس کو تبدیل کرنا

عقلی تجزیہ

- اسلام اپنے چیلنجز کی طرف دعوت دیتا ہے
- اس کا عقلی طور پر تجزیہ کیا جا سکتا ہے جیسا کہ سائنس میں چیزوں کا ہو سکتا ہے
- یہ تضادات تلاش کرنے کا مطالبہ کرتا ہے
- سائنس اور اسلام کے درمیان مشترک عوامل میں سے ایک یہ ہے کہ دونوں فطرت کے بارے میں سوچنے اور غور کرنے کو کہتے ہیں
- اسلام کا "قائم حقائق established facts" سے کوئی تضاد نہیں

سائنس خدا کو غیر ضروری بناتی ہے

- یہ بیان اسٹیفن ہاکنگ نے اپنی کتاب ”دی گرینڈ ڈیزائن “The Grand Design“ میں دیا ہے
- وہ کہتے ہیں کہ اب ہم جانتے ہیں کہ یہ فطرت/قدرت کے قوانین ہیں جو ان چیزوں کو چلاتے ہیں نہ کہ خدا۔
- وہی (فطرت/قدرت کے قوانین) سبب ہیں
- لیکن یہ دعویٰ جھوٹا/باطل ہے

ایک عام غلط فہمی

- سائنس نے اس سے زیادہ کچھ نہیں کیا کہ پہلے سے موجود علم میں معلومات/علم کا مزید اضافہ کیا
- "اگر ہم کسی عمل کے بارے میں مزید جان لیتے ہیں، تب بھی اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس عمل کا کوئی خالق نہیں ہے"
- یہ ملحد سائنسدانوں کی طرف سے تجویز کردہ ایک عام مسئلہ ہے کیونکہ وہ دو چیزوں کے درمیان میں ملاپ کرتے ہیں
- تخلیق بمقابلہ تخلیق کا طریقہ
- یہ جاننا کہ کسی چیز کی تخلیق کیسے ہوتی ہے اس بات کا ثبوت نہیں ہے کہ اس چیز کا کوئی خالق نہیں ہے
- اسے کیسے بمقابلہ کیوں مسئلہ بھی کہا جا سکتا ہے (How Vs Why problem)
- فلسفیانہ نیچرلزم (philosophical naturalism) اور میتھوڈولوجیکل نیچرلزم (methodological naturalism) کی طرح سے

قدرت کے قوانین اور سچائی

- اگر ہم قدرت کے قوانین کے بارے میں جان لیں (ذاتی طور پر مجھے یقین ہے کہ ہم اب بھی نہیں جانتے):
- پھر بھی یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ان مذکورہ قوانین کا کوئی خالق نہیں
- ہمیں واقعہ کی تصویر دیکھنے کو ملتی ہے نہ کہ واقعہ کی وضاحت
- بعض لوگ کہتے ہیں:
- ہم نے محض مشاہدے اور تجزیہ میں اضافہ کیا ہے
- اس نے ہمیں قدرت کے وہ قوانین دکھائے ہیں جو کائنات کے ان واقعات کو چلاتے ہیں

قدرت کے قوانین اور سچائی

- لیکن یہ پھر بھی ہمیں نہیں پتا چلتا کہ:

1. " قوانین فطرت کیسے فطرت کے قوانین بن گئے"
2. "وہ ابتداء سے اب تک کائنات پر کیسے قائم ہیں"
3. "انہیں کس نے پیدا کیا جو یہ نظام حرکت میں آیا"
4. "اور ایسی مستقل مزاجی کے ساتھ رکھا گیا ہے کہ سائنس کے تمام قوانین ان پر مبنی ہیں"

نتائج

- جو کوئی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس نے کائنات کے پیچھے اسباب یا وضاحت ڈھونڈ لی ہے، یہ محض دھوکہ ہے
- یہ غیر متعلقہ جواب کا استعمال کرتے ہوئے سوال کا جواب دینے کی کوشش ہے
- اگر کوئی مشین چل رہی ہے تو اب ہم دیکھ سکتے ہیں کہ وہ کیسے چل رہی ہے لیکن ہمیں ابھی تک اس کے چلنے کی وجہ معلوم نہیں